Name of Student: Mahzar Raza

Name of Supervisior : Dr. Md. Sarwarul Hoda

Name of Department: Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi-110025

Title: 'Mohazzab Lucknowi: Hayat Aur Adbi Karname'

تلخیص

مہذب لکھنوی ان شعرا میں ہیں جن کو ہم خاندانی شعرا کہتے ہیں۔کم ازکم تین پشتوں سے ان کے اسلاف مرثیہ گوئی میں نمایاں خدمت انجام دے رہے تھے۔ان کے پر دادا میر عشق نے انیس ودبیر سے جدا مرثیے کے ایک دبستان کی بنیاد رکھی۔ چوں کہ اس دبستان کو انیس ودبیر سے جدا اپنی شناخت قائم کرنے کی فکر تھی لہذا دبستانی امتیاز قائم کرنے کی غرض سے میر عشق نے کچھ اصول بھی ایک رسالے کی شکل میں مرتب کیے،اس رسالے کو رسالۂ میر عشق کے نام سے شہرت ملی۔میر عشق کے مقرر کردہ اصولوں کو اس دبستان کے شعرا نے حتیٰ المقدور نبھانے کی کوشش کی۔اس دبستان کے تقریباً سبھی شعرا نے مرثیے کے علاوہ غزل میں بھی یادگار سرمایہ چھوڑا ہے۔تعشق اور پیارے صاحب رشید کی غزلوں کو تو کسی قدر شہرت ملی لیکن دوسرے شعرا غزل گوئی میں زیادہ شہرت حاصل نہ کرسکے۔مہذب نے بھی غزل اور مرثیہ دونوں کہے لیکن ادبی دنیا میں ان کی شہرت کا سب سے بڑا سبب ان کا چودہ جلدوں پر مشتمل جامع لغت 'مہذب اللغات' ہے۔اس کی پہلی جلد 1958 میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی اور چودھویں اور آخری جلد ان کے انتقال کے چار برس بعد 1989 میں شائع ہوئی۔مہذب کے ادبی خدمات پر ترقی پسند تحریک اثرات صاف محسوس کیے جا سکتے ہیں اس تحریک نے سارے ادبی منظرنامے کو کسی نہ کسی طرح ضرور متاثر کیا۔مہذب ان ادبا میں نہیں جنھوں نے ادب کی تمام تر ترقی کا مدار اسی تحریک کو تصور کرلیا تھا، بلکہ وہ اس تحریک کو اردو ادب کے لیے ضرر رساں سمجھتے تھے۔لیکن وہ ان لوگوں میں بھی شامل نہیں تھے جنھوں نے باقاعدہ حلقہ بنا کر اس تحریک کی مخالفت کی۔حقیقت یہ ہے کہ وہ ترقی پسند تحریک کی فلسفیانہ اساس کو سمجھتے بھی نہیں تھے۔انھیں صرف یہ احساس ستانے لگا تھا کہ جدید رجہانات اور شاعری کے نئے اصول اور پیرائے اردو کی لطافت کو ختم اور اس کی شکل مسخ کردیں گے۔ان کے لغت پر زبان کی اصلاح اور حفاظت کا جذبہ صاف نظر آتا ہے،انھوں نے خود بھی لغت کے مقدمے اس کا اعتراف کیا ہے۔مہذب انگریزی زبان سے بالکل آشنا نہیں تھے اور نہ ہی انھیں اصول لغت نگاری کا کما حقہ عرفان تھا جس کی وجہ سے لغت میں بعض غیر ضروری تفصیلات در آئی

ہیں اور بعض ضروری گوشے تشنہ چھوٹ گئے ہیں۔ مہذاللغات پر جو اعتراض کیے گئے مہذب نے ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کے بجائے انھیں ذاتیات پر محمول کیا۔ مہذب اللغات پر وارد تمام الزامات درست نہ بھی ہوں لیکن بعض اعتراض قابل غور ضرور تھے۔

مہذب لکھنوی کی دوسری شناخت ان کی شاعری ہے۔ ان کا غزلیہ کلام غالباً محفوظ نہ رہ سکا جو کلام دستیاب ہوا وہ نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے حتمی رائے قائم کرنے جواز نہیں ہوسکتا۔ لیکن ان کے دستیاب شدہ مراثی کی تعداد تیس ہے۔ انھوں نے کلاسیکی حدود میں رہ کر ہی اپنے مراثی کی شعریات تشکیل دیں۔ لیکن اپنے عہد کے رجحانات سے بھی وہ متاثر نظر آتے ہیں۔ جدید رجحانات سے متاثر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے بعد میں مرثیے کے اجزاے ترکیبی سے انحراف کیا۔ لیکن ان کے موضوعات میں کوئی جدت نظر نہیں آتی 1857 کے بعد اردو ادب میں اصلاح کے پہلو بہت نمایاں طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں اور یہ پہلو مہذب کے یہاں بھی نمایاں ہے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ جب مذہب کی نئی تعبیرات میں اصلاح کے پہلو تلاش کیے جارہے تھے، مہذب معیّنہ مذہبی اصولوں مثلاً نماز کی پابندی حجاب وغیرہ میں ہی اصلاح کے پہلو تلاش کرتے رہے۔

'دور شاعری' اور 'مرثیۂ نفیس اصلاح انیس' مہذب کی تنقیدی نوعیت کی کتابیں ہیں۔ 'دور شاعری' میں عام شاعری کے متعلق مسائل سے گفتگو ہے۔ 'مرثیۂ نفیس اصلاح انیس' دراصل میر نفیس کا ایک مرثیہ ہے جس پر انیس کی اصلاح درج ہے۔ مہذب نے ان اصلاحات کی توجیہ کی ہے اور بعض ایسے مقامات کی نشان دہی بھی کی ہے جو محتاج اصلاح ہونے کے باوجود انیس کی توجہ سے محروم رہ گئے۔

مہذب نے دو ناول بھی لکھے ہیں۔ ان کا پہلا ناول 'تفریحی دنیا' ایک مزاحیہ ناول ہے جس میں لکھنو کے زوال پذیر معاشرے کی تصویر مزاحیہ انداز میں پیش کی گئی ہے۔ تکنیکی اعتبار سے اسے ناول کے زمرے میں مشکل سے جگہ دی جاسکتی ہے۔ لیکن مہذب نے اسے خود ناول کا نام دیا ہے۔ ان کا دوسرا ناول 'شادی خانہ بربادی' ہے یہ فنّی اعتبار سے پہلے ناول کے مقابلے میں زیادہ کامیاب کوشش ہے۔ اسے مہذب مکمل نہ کرسکے تھے کہ پیام اجل آ گیا۔ لیکن موجودہ صفحات کی بنیاد پر اس کے قصّے کا بہ خوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مہذب کی ناول نگاری کو اعلیٰ درجے کا نمونہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔

مہذب نے جن قدیم متون کو مرتب کیا ہے ان میں بعض غیر مطبوعہ کتابیں ہیں اور بعض ایسی مطبوعہ کتابیں ہیں جو بہت کم یاب تھیں۔ ان میں زیادہ تر مراثی کے مجموعے ہیں۔ مہذب کی یہ خدمت ہی اتنی اہم ہے کہ اگر انھوں نے دیگر خدمات نہ انجام دی ہوتیں جب بھی تاریخ ادب میں ان کا مقام محفوظ رہتا۔

مہذب کی شخصیت مختلف اوصاف و کمالات کی حامل تھی۔ انھوں نے کسی کام کو اپنے لیے مشکل نہیں جانا۔ یہی سبب ہے کہ مختلف اصنافِ سخن میں انھوں نے طبع آزمائی کی۔ مہذب کی تمام ادبی خدمات ادبی لحاظ سے اہمیت کی حامل ہیں لیکن ان کا سب کے بڑا ادبی کارنامہ ان کا مبسوط لغت 'مہذب اللغات' ہے۔